

صدر جم۔ وری۔ کا اپنی الوداعی تقریب میں قوم سے خطاب

Posted On: 25 JUL 2017 3:12PM by PIB Delhi

نئی دہلی۔ صدر جم۔ وری۔ نے جناب پرنس مکھرجی نے اپنے غ۔ دے سے سبکدوش۔ ونے کے موقع پر قوم سے خطاب کیا۔ صدر جم۔ وری۔ کے خطاب کا متن درج ذیل ہے۔

م و طنو

- اپنے غ۔ دے سے سبکدوش۔ ونے کے موقع پر میں بھارت کے عوام کا دل سے شکر گزار۔ ون۔ بھارت کے عوام، ان کے منتخب نمائندوں اور سیاسی پارٹیوں کا شکر گزار۔ ون کے۔ ون نے مجھ پر اعتبار اور اعتماد رکھا۔ مجھے ان کی م۔ رانیوں اور محبت پر فخر ہے۔ میں نے اپنے ملک سے اس سے زیادہ حاصل کیا ہے جتنا میں نے دیا ہے۔ اس کے لئے میں بھارت کے عوام کا۔ میس۔۔ میس۔۔ قرضدار۔ ون گا۔
- ونے والے صدر جم۔ وری۔ جناب رام ناتھ کووند کو مبارکباد دیتا۔ ون اور ان کا خیرمقدم کرتا۔ ون اور آنے والے برسوں میں ان کی کامیابی اور خوشی کیلئے نیک خواہشات پیش کرتا۔ ون۔

م و طنو

- مارے بانی بزرگوں نے آئین اختیار کرتے وقت زبردست طاقتوں کو فعال رکھا تھا جن کی وجہ سے۔ م صنف، ذات اور برادری میں نابرابری کے جنگل سے باہر نکلے جس نے۔ میں طویل عرصے سے بندھوا بنا رکھا تھا۔ اس کی وجہ سے۔ مارے اندر ایک سماجی اور ثقافتی ارتقاء۔ وا جس نے بھارتی سماج کو جدت کی راہ پر گامزن کرایا۔
- کوئی جدید قوم کچھ لازمی بنیادوں پر تعمیر۔ ونی ہے۔ جم۔ وری کے لئے برابر کے حقوق، سیکولرزم یا۔ ر ایک عقیدے کیلئے برابر کی آزادی،۔ ر مذہب کیلئے مساوات اور معاشی مساوات، لازمی ہے کہ ترقی کو حقیقت بننے کیلئے ملک کا غریب ترین آدمی بھی محسوس کرے کہ۔ و۔ قوم کے نانے بانے کا ایک حصہ ہے۔

م و طنو

- پانچ سال پہلے جب میں نے صدر جم۔ وری۔ کے غ۔ دے کا حلف لیا تھا تو میں نے۔ مارے آئین کو محفوظ رکھنے، اسے تحفظ دینے اور اس کا دفاع کرنے کا غ۔ د کیا تھا۔ ی۔ غ۔ د نہ صرف لفظوں میں تھا بلکہ۔ اس کے پیچھے ایک جذبہ اور روح کارفرما تھی۔ ان پانچ برسوں میں۔ ر دن مجھے اپنی ذمہ داری کا احساس تھا۔ میں نے ملک کے طول وعرض میں سفر کرکے کافی کچھ سیکھا۔ میں نے پورے منظرنامے میں کالجوں، یونیورسٹیوں میں، نوجوانوں اور بیدار مغز لوگوں، سائنسدانوں، اختراع کاروں، دانشوروں، ماہرین قانون، مصنفوں، فنکاروں اور رومن کے ساتھ بات چیت کرکے کافی کچھ سیکھا۔ ان مذاکرات سے میں متوجہ رہا اور میرے اندر جوش و جذبہ باقی رہا۔ میں زبردست متجسس رہا۔ میں اپنی ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں کتنا کامیاب رہا، اس کا اندازہ تاریخ کے تنقیدی عدسے سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ۔ وگا۔
- یسے جسے کوئی شخص زندگی میں آگے بڑھتا ہے ویسے ویسے۔ و خوشحالی کے درس دیتا ہے۔ لیکن میرے پاس کوئی درس نہ یں ہے۔ عوامی زندگی کے پچھلے پچاس برس کیلئے

میری مقدس کتاب آئین۔ ند ری ہے۔

میرا مندر بھارت کی پارلیمنٹ ری ہے اور

میرا جذبہ بھارت کے عوام کی خدمت رہا ہے۔

- میں آپ کو کچھ سچ بتانا چاہتا۔ ون جو میں نے اس عرصے میں اپنے ذہن میں رکھا۔
- بھارت کی روح تکثیریت اور برداشت میں پنہاں ہے۔ بھارت محض ایک جغرافیائی شناخت نہ یں ہے بلکہ اس کی تاریخ، نظریات، فلسفے، دانشمندی، صنعتی دانشمندی، دستکاری، اختراع اور تجربے کی تاریخ ری ہے۔ مارے سماج کی تکثیریت صدیوں سے نظریات کے وسیلے سے چلی آری ہے۔ ثقافت، عقیدے اور زبان میں تنوع ی ہے جو بھارت کو خصوصی درجہ عطا کرتی ہے۔ م اپنی طاقت برداشت سے حاصل کرتے یں۔ ی۔ صدیوں سے۔ مارے اجتماعی ضمیر کا حصہ ری ہے۔ عوام سے خطاب اور رابطے میں کئی پہلو مضمر۔ ونے یں۔ م بحث کرسکتے یں۔ یں اتفاق کرسکتے یں یا اتفاق نہ یں کرسکتے لیکن۔ م اختلاف رائے کے لازمی چلن سے انکار نہ یں کرسکتے۔ ونے۔ ماری سوچ کے عمل کا ایک بنیادی عنصر کچھ جائے گا۔ دی کی صلاحیت۔ ماری تہذیب کی اصل بنیاد ہے لیکن۔ ر روز۔ م اپنے چاروں طرف بڑھتا۔ وا تشدد دیکھتے یں۔ اس تشدد کی گرائی میں اندھیرا، ڈر اور عدم اعتمادی ہے۔ میں اپنے عوامی مباحثوں کو جسمانی اور زبانی دونوں طرح کے تشدد سے پاک رکھنا چاہتا۔ م محض عدم تشدد پر مبنی سماج عوام کے سبھی طبقوں خاص طور پر پسماندہ طبقوں کی شمولیت کو یقینی بناسکتا ہے۔ عدم تشدد کی طاقت کو ایک۔ مدد اور نگران سماج کی تعمیر میں بحال کیا جانا چاہئے۔
- ماحول کا تحفظ۔ ماری بقاء کے لئے لازمی ہے۔ قدرت۔ م پر مہربان ہے۔ لیکن جب۔ مارا لالچ۔ ماری ضرورتوں میں اضافہ کردیتا ہے تو فطرت بھی اپنا حق۔ ر ڈھانے لگتی ہے۔ م اکثر دیکھتے یں کہ۔ بھارت کے کچھ علاقوں میں تباہ کن سیلاب آیا۔ وا ہے جبکہ دوسرے علاقے خشک سالی سے دوچار یں۔ آب و ہوا کی تبدیلی سے زراعت کے شعبے پر منفی اثر پڑا ہے۔ سائنسدان اور ٹیکنالوجی کے ماہرین کو۔ ماری زمین کی صحت کو جلادینے، پانی کی کم۔ ونی۔ ونی سطح کو روکنے اور ماحولیاتی توازن کو بحال کرنے کیلئے لاکھوں کسانوں اور کارکنوں کے ساتھ کام کرنا۔ وگا۔ م سب کو اب ملکر کام کرنا۔ وگا کیونکہ۔ وسکتا ہے کہ مستقبل۔ میں کوئی دوسرا موقع نہ دے۔
- جیسا کہ۔ میں نے صدر جم۔ وری۔ کا غ۔ د سنہالنے کے لئے کیا تھا کہ۔ تعلیم۔ ی ایک نسجہ ہے جو بھارت کو اگلے سن۔ ری دور میں لے جاسکتا ہے۔ کسی سماج کا نئے سرے سے تانا بانا بنا جانا، تعلیم کے ذریعے کاپائٹل کر دینے والی طاقت کے ذریعے ی ممکن ہے۔ اس کے لئے۔ میں عالمی سطح کا علم حاصل کرنے کیلئے اپنے اعلیٰ اداروں کو بہتر بنانا۔ وگا۔ مارے تعلیمی نظام کے تحت روکاؤٹ ایک لازمی شے ہے اور۔ مارے طلباء کو ایسی تربیت دی جانی چاہئے کہ۔ و۔ ر طرح کی روکاؤٹوں کا سامنا کرسکیں۔ ماری یونیورسٹیاں محض رتنے کی جگہ نہ یں۔ ونی چاہئے بلکہ متجسس ذہن کی انجمن۔ ونی چاہئے۔ م تخلیقی سوچ، اختراع اور سائنسی مزاج کو۔ مارے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں فروغ دیا جانا چاہئے۔ ضرورت اس بات ہے کہ۔ م مباحثے، دلیلوں اور تجزیوں کے ذریعے منطق کا استعمال کریں۔ میں ی خاصیتیں پیدا کرنی۔ ون گی اور ذہن کی خود مختاری کی حوصلہ افزائی کرنی۔ وگی۔
- مارے لئے سب کی شمولیت والا اس سماج کو تشکیل دینا ایک عقیدے کی بات ہے۔ گاندھی جی نے بھارت کو سب کی شمولیت والی ایک قوم کے طور پر دیکھا تھا۔ ان۔ ماری آبادی کا۔ ر طبقہ مساوات میں رہتا۔ و اور اسے برابر کے موقع حاصل۔ ون۔ و اپنے عوام کو وسعت پاتی۔ ونی سوچ اور عمل میں متحد۔ طور پر آگے بڑھتا۔ وا دیکھنا چاہئے تھے۔ مالی شمولیت کسی برابری والے سماج کا جوہر۔ ونی ہے۔ میں غریب سے غریب تر کو بھی اختیار دینا چاہئے اور یقین دلانا چاہئے کہ۔ ماری پالیسیوں کا ٹمر۔ کسی قطار کے آخری شخص تک پہنچے۔
- ایک صحتمند، خوش اور پیداواریت والی زندگی جینا۔ مارے شہریوں کا بنیادی حق ہے۔ خوشی انسانی زندگی کا بنیادی عنصر ہے۔ خوشی معاشی اور غیر معاشی معیارات کا برابر کا نتیجہ۔ ونی خوشی کی چاہت کا قریبی رشتہ دیرپا ترقی کی چاہت سے ہے جو انسانی خوشحالی، سماجی شمولیت اور ماحولیاتی استحکام کا مرکب ہے۔ غریبی کو دور کرنے سے خوشحالی میں زبردست اضافہ۔ وگا۔ ایک دیرپا ماحول سے کر۔ ارض کے وسائل کا نقصان روکے گا۔ سماجی شمولیت سے سبھی کو ترقی کا ٹمر۔ حاصل۔ و، اس بات کی یقین دہانی۔ وگی۔ اچھی حکمرانی سے لوگوں میں صلاحیت پیدا۔ وگی کہ۔ و اپنی زندگیوں کو شفاف، جوابدہ اور شامل۔ ونے والے سیاسی اداروں کے ذریعے اپنی زندگیوں کو ایک شکل بخشیں۔

م و طنو

- راشٹریی بھون کے میرے پانچ سال کے دوران۔ م نے انسانیت اور خوشی پر مبنی شہری کی تعمیر کرنے کی کوشش کی۔ میں ایسی خوشی میسر۔ ونی جس کا تعلق فخر سے ہے، مسکرات اور قہقہے۔ ون سے ہے، اچھی صحت سے ہے، حفاظت کے احساس سے ہے اور مثبت اقدامات سے ہے۔ م نے۔ میس۔ مسکراتے۔ ر ناسیکھا ہے، زندگی پر۔ نسنا سیکھا ہے، فطرت سے جڑنا سیکھا ہے اور برادری کی سرگرمیوں میں شامل۔ ونا سیکھا ہے۔ تب۔ م نے پڑوس کے کچھ گاؤں کو اپنے تجربے سے فائدہ پہنچایا ہے۔ ی۔ سفر جاری ہے۔

م و طنو

- جیسا کہ۔ میں رخصت۔ ونے کے لئے تیار۔ ون مجھے ایک بار پھر کہ۔ نہ دیئے جو میں نے 012ھ میں یوم آزادی کے موقع پر قوم سے اپنے پہلے خطاب میں کی تھی۔ ”میں لفظوں سے عوام اور ان کے نمائندوں کا پوری طرح شکریہ ادا نہ یں کرسکتا کہ۔ ان۔ ون نے مجھے ی اعلان غ۔ دے کر اعزاز بخشا۔ ی۔ ان تک کہ مجھے اس امر کا گہرائی سے احساس ہے کہ۔ ماری جم۔ وریت میں بلند ترین اعزاز کسی غ۔ دے میں نہ یں ہے لیکن ی۔ بھارت کا ایک شہری۔ ونے میں ہے جو۔ ماری مادر وطن ہے۔ م اپنی ماں کے سامنے سبھی برابر کے بیچے یں اور قوم کی تعمیر میں جو رول۔ م ادا کر رہے یں اس کے حوالے سے بھارت۔ م میں سے۔ ر ایک سے تقاضہ کرتا ہے کہ۔ م اپنے فرائض دیانتداری، غ۔ دبستگی اور غیر متزلزل وفا شعاری کے ساتھ ادا کریں جو۔ مارے آئین میں دی گئی اقدار میں پنہاں یں۔
- جب کل میں تم سے بات کروں گا تو صدر جم۔ وری۔ کی حیثیت سے نہ یں کروں گا بلکہ ایک شہری کی حیثیت سے کروں گا۔ ایک یاترا جیسا کہ۔ تم سب بھارت کے ایک درخشاں دور کی طرف بڑھتے۔ وئے کرو گے۔

شکریہ

جئے۔ ند

(Release ID: 1497030) Visitor Counter : 3

